ماہ شوال اور اس کے روزوں کی بابت چند ضعیف ومنکر روایتیں

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد:

محترم قارئین! رمضان کے بعد شوال کا مہینہ آتا ہے اور یہ وہی مہینہ ہے جس کے چھ روزوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ" "جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہے"۔ (صحیح مسلم: 1164) لہذا آپ تمام حضرات سے گزارش ہے کہ ماہ شوال کے ان چھ روزوں کا اہتمام کریں۔

بعدہ عرض ہے کہ ماہ شوال اور اس کے روزوں سے متعلق چند ضعیف ومنکر روایتیں بھی مروی ہیں، ان سب کی مفصل تحقیق - اللہ کی توفیق وفضل وکرم سے- پیش خدمت ہے:

[پہلی روایت] امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: 241ھ) فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ عَفَّانُ: ابْنُ زَيْدٍ أَبُو زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَرِيفٌ مِنْ عُرَفَاءِ قُرَيْشٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ فَلْقٍ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَشَوَّالًا وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

[ترجمہ] صحابی رسول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہ رمضان، شوال، بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[تخریج] مسند الإمام أحمد بن حنبل بتحقيق الارنؤوط ورفقائه: 24/166، ح: 15434 وشعب الإيمان للبيهقي بتحقيق الدكتور عبد العلي: 5/385، ح: 3587 وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث بتحقيق حسين أحمد: 1/421، ح: 335 وغيرهم.

[حکم حدیث] اسنادہ ضعیف (اس کی سند ضعیف ہے)۔

- علامہ البانی رحمہ اللہ: "وهذا إسناد ضعيف" "یہ سند ضعیف ہے"۔ (الضعیفۃ: 10/124، ح: 4612)
- علامہ شعیب الارنؤوط اور ان کی ٹیم: "إسناده ضعيف" "اس کی سند ضعیف ہے"۔

[وجہ ضعف] روایت ہذا کی سند قرشی عریف کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[دوسری روایت] امام ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ (المتوفی: 275ھ) فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ".

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَافَقَهُ زَيْدٌ الْعُكْلِيُّ، وَخَالَفَهُ أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: مُسْلِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ.

[ترجمہ] حضرت عبید اللہ بن مسلم القرشی رحمہ اللہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے صیام دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے) کے متعلق سوال کیا یا آپ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے، تم رمضان کے، اس کے بعد والے مہینے کے (یعنی شوال کے) اور ہر بدھ وجمعرات کو روزہ رکھو، اس طرح سے تم ہمیشہ روزہ رکھنے والے ہوگے۔

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید العکلی رحمہ اللہ نے ہارون بن سلمان رحمہ اللہ کی عبید اللہ بن مسلم کہنے میں موافقت کی ہے۔ امام ابونعیم رحمہ اللہ نے مخالفت کی ہے، انہوں نے کہا: مسلم بن عبید اللہ۔

[**تخریج**] سنن أبي داود بتحقيق الارنووط ومحمد: 4/97، ح: 2432 واللفظ له وسنن الترمذي بتحقيق محمد فؤاد عبد الباقي: 3/114، ح: 748 وشعب الإيمان بتحقيق الدكتور عبد العلي: 5/384، ح: 3585 ومعجم الصحابة لابن قانع بتحقيق صلاح بن سالم: 2/179 ومعرفة الصحابة لابی نعیم بتحقیق عادل بن یوسف العزازي: 4/1873، ح: 4715 وغیرھم.

[**حکم حدیث**] **اسنادہ ضعیف** (اس کی سند ضعیف ہے)۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ: "**إسناده ضعيف**" "اس کی سند ضعیف ہے"۔ (ضعيف أبي داود - الأم للالبانی: 2/285، ح: 420)

❁ علامہ شعیب الارنووط رحمہ اللہ ومحمد کامل حفظہ اللہ: "**إسناده ضعيف لجهالة عبيد الله بن مسلم القرشي - وقيل: مسلم بن عبيد الله وهو الذي رجحه البغوي وغيرُ واحد**" "اس کی سند عبید اللہ بن مسلم القرشی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور مسلم بن عبید اللہ بھی کہا گیا ہے اور اسی کو امام بغوی رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں نے راجح قرار دیا ہے"۔

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں: "عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ یا مُسلم بْن عُبَيد اللهِ القُرَشِيّ" ہیں جو کہ مجہول ہیں کیونکہ ابوموسی ہارون بن سلمان الفراء ان سے روایت کرنے میں منفرد ہیں اور کسی نے بھی ان کی توثیق نہیں کی ہے سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ کے، آپ رحمہ اللہ نے موصوف کو اپنی کتاب الثقات میں فقط ذکر کیا ہے۔ (دیکھیں: 7/149، ت: 9414) اور آپ رحمہ اللہ جب اس طرح سے کسی کی توثیق میں منفرد ہوں تو ایسی توثیق نا قابل التفات ہوتی ہے کیونکہ آپ رحمہ اللہ مجہولین کی توثیق میں معروف ومشہور ہیں جیسا کہ ائمہ کرام نے فرمایا ہے۔ دیکھیں: (لسان المیزان بتحقیق ابی غدة: 1/208 والموقظة للذهبی بشرح الشیخ سلیم الهلالی، ص: 304)

اور رہی بات امام ابن حجر رحمہ اللہ کی کہ انہوں نے موصوف کو "مقبول" کہا ہے تو اس کا تعاقب کرتے ہوئے مؤلفین تحریر فرماتے ہیں: "**بل مجهول، فقد تفرد بالرواية عنه ابو موسى هارون بن سلمان الفراء وذكره ابنُ حِبَّان وحده فِي الثقات۔۔۔**" "(مقبول نہیں) بلکہ مجہول ہیں، ابوموسی ہارون بن سلمان الفراء ان سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، فقط امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ان کو اپنی کتاب الثقات میں نقل کیا ہے۔۔۔"۔ (تحریر تقریب التهذیب: 3/373، ت: 6636)

اور واضح رہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جو مقبول کہا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کی متابعت کی جائے گی تب وہ مقبول ہیں، ورنہ لین الحدیث ہیں (کما صرح بذلک فی مقدمة التقریب) اور موضع ہذا میں - میرے علم کی حد تک - کسی نے ان کی متابعت نہیں کی ہے۔ واللہ اعلم.

[**تیسری روایت**] امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفی: 360ھ) فرماتے ہیں:

"**حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّمْلِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ هَارُونَ، نا مَسْلَمَةُ بْنُ عُلَيٍّ، ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحِمْصِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ**".

[**ترجمہ**] سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا"۔

[**تخریج**] المعجم الأوسط للطبرانی بتحقیق طارق وعبد المحسن: 8/275، ح: 8622.

[**حکم حدیث**] هذا حديث منكر او موضوع واسناده واه (یہ حدیث منکر یا موضوع ہے اور اس کی سند سخت ضعیف ہے)۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ :"موضوع". (الضعيفة:11/309، ح:5190)

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا میں تین علتیں ہیں:

(1) أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحِمْصِيُّ: ان کا ترجمہ نہیں مل سکا۔لیکن:

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"وأبو عبد الله الحمصي؛ يغلب على ظني أنه محمد بن سعيد الأسدي المصلوب الكذاب الوضاع فقد غير واسمه على نحو مئة اسم؛ تعمية له؛ فقيل في كنيته: أبو عبد الرحمن، وأبو عبد الله، وأبو قيس، وقيل في نسبته: الدمشقي، والأردني، والطبري. فلا أستبعد أن يقول فيه ذاك المتهم مسلمة: أبو عبد الله الحمصي! ويحتمل أنه أبو عبد الله الحمصي المسمى: مرزوقا فقد أورده الدولابي في "الكنى" هكذا، وهو من رجال الترمذي لكنهم لم يذكروا له رواية عن نافع، بخلاف المصلوب. والله أعلم." "ابوعبداللہ الحمصی ،ظن غالب یہ ہے کہ یہ محمد بن سعید الاسدی المصلوب ہے جو کہ کذاب اور وضاع راوی ہے ،اور راویوں نے اس کو چھپانے کے لئے اس کے نام کو سو ناموں میں بدل دیا ہے، اس کی کنیت کے بارے میں کہا گیا ہے: ابوعبدالرحمن، ابوعبداللہ اور ابوقیس۔اور اس کی نسبت کے بارے میں کہا گیا ہے: الدمشقی، الاردنی اور الطبری۔لہذا یہ بعید نہیں ہے کہ اس متہم مسلمہ نے اس کے بارے میں ابوعبداللہ الحمصی کہا ہو۔اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ابوعبداللہ الحمصی ہو جو مرزوق سے مشہور ہے۔اس کو امام دولابی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الکنی میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ ترمذی کے رجال میں سے ہے لیکن محدثین نے اس کے ترجمے میں نافع سے روایت کرنا ذکر نہیں کیا ہے، برخلاف مصلوب کے۔واللہ اعلم"۔(الضعيفة:11/309، ح:5190)

راقم کہتا ہے کہ اگر ابوعبداللہ الحمصی ، یہ المصلوب الکذاب ہے تو روایت موضوع ہے۔

❁ شیخ عبدالقدوس حفظہ اللہ فرماتے ہیں:"لا يدرى من هو؟" "نہیں جانا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟"۔(مجمع البحرين:3/132، ح:1555)

(2) مَسْلَمَةُ بْنُ عليّ بن خَلَف الخُشَنِيُّ: یہ متروک، منکر الحدیث راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

❁ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ):"مُنكَرُ الحديثِ". (التاريخ الكبير بحواشي محمود خليل:7/388، ت:1692)

❁ امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:264ھ):"منكر الحديث". (الجرح والتعديل بتحقيق المعلمي:8/268، ت:1222)

❁ امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ):"ضعيف الحديث، لا يشتغل به" و "هو في حد الترك، منكر الحديث" "ضعیف الحدیث ہے۔اس کے پیچھے مشغول نہیں ہوا جائے گا اور یہ ترک کی حد میں ہے اور منکر الحدیث ہے"۔(الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمي:8/268، ت:1222)

❁ امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (المتوفی:303ھ):"متروك الحديث". (الضعفاء والمتروكون بتحقيق محمود إبراهيم زايد، ص:97، ت:570)

❁ امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی ،المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ):"كَانَ مِمَّن يقلب الْأَسَانِيد ويروي عَن الثِّقَات مَا لَيْسَ من أَحَادِيثهم توهما فَلَمَّا فحش ذَلِك مِنْهُ بَطل الِاحْتِجَاج بِهِ" "یہ اسانید کو الٹ پلٹ دیا کرتا تھا اور وہم میں مبتلا ہو کر ثقات سے ایسی

روایتیں بیان کرتا تھا جوان کی مرویات میں سے نہیں ہوتی تھیں۔ جب اس کی جانب سے اس کی کثرت ہوگئی تو اس سے احتجاج کرنا باطل ہوگیا"۔
(المجروحین بتحقیق محمود إبراهیم:3/33،ت:1078)

۞ امام ابو احمد بن عدي الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی: 365ھ):"ولمسلمة غير ما ذكرت من الحديث وكل أحاديثه ما ذكرته وما لم أذكره كلها أو عامتها غير محفوظة" "مسلمہ کے لئے میری ذکر کردہ احادیث کے علاوہ بھی احادیث ہیں اور سب کی سب احادیث جن کو میں نے ذکر کیا ہے اور جن کو میں نے نہیں ذکر کیا ہے وہ سب کی سب یا اکثر غیر محفوظ ہیں"۔ (الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد و رفقاءه :8/21،ت:1799)

۞ امام ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ):"وَكَانَ ضَعِيفًا۔۔۔متروك" "یہ ضعیف تھا۔۔۔متروک تھا"۔ (العلل الواردة في الأحاديث النبوية بتحقيق محفوظ الرحمن السلفي:8/126،رقم السوال:1450)

۞ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):

(1)"تركوه" "محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے"۔ (ديوان الضعفاء بتحقيق حماد الأنصاري، ص:387،ت:4117)

(2)"شامي واه" "شامی سخت ضعیف ہے"۔ (میزان الاعتدال بتحقیق البجاوی:4/109،ت:8527)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ):"متروك". (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:531،ت:6662)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال بتحقيق عادل و اسامه:11/191،ت:4560 وغیرہ.

(3) مَسْعُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ: یہ مجہول الحال ہیں۔

دیکھیں: إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني، ص:645،ت:1061.

[**فائدہ**] امام ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفی:360ھ) مذکورہ روایت کے تحت فرماتے ہیں:"لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ إِلَّا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحِمْصِيُّ، تَفَرَّدَ بِهِ مَسْلَمَةُ بْنُ عليٍّ" "اس حدیث کو نافع سے فقط ابو عبد اللہ الحمصی نے روایت کیا ہے، مسلمہ بن علی روایت ہذا کو بیان کرنے میں منفرد ہے"۔

[**چوتھی روایت**] امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی:430ھ) فرماتے ہیں:

"حَدثنَا أَبُو الْقَاسِم بدير بْنُ جَنَاحٍ الْقَاضِي الْمُحَارِبِيُّ، ثَنَا إِسْحَاق بن مُحَمَّد بن مَسْرُوق، ثَنَا أَبِي، ثَنَا حَفْص أَبُو مُخَارِقٍ، عَنْ خَلادٍ الصَّفَّارِ، عَنْ عبد الله بن سعيد بن أبي سعيد، عَن أَبى سعيد، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ، كَأَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ".

(قال ابو نعيم:) غَرِيبٌ بِهَذَا اللَّفْظِ لَمْ نَكْتُبهُ إِلا مِنْ حَدِيثِ خَلادٍ الصَّفَّارِ وَهُوَ خَلادُ بن مُسلم الْكُوفِي يُكْنَى أَبَا مُسْلِمٍ غَرِيبُ الْحَدِيثِ".

[**ترجمہ**] سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد بغیر ناغہ کئے ہوئے مسلسل چھ دن روزے رکھے تو گویا اس نے پورے سال روزے رکھے۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ غریب ہے، ہم نے اس کو صرف خالد الصفار کی حدیث سے ہی لکھا ہے اور وہ خلاد بن

مسلم الکوفی ابومسلم ہے جو کہ غریب الحدیث ہے۔

[**تخریج**] مجلس من أمالي أبي نعيم الأصبهاني بتحقيق ساعد بن عمر غازي، ص: 42، ح: 5.

[**حکم حدیث**] هذا حديث منكر بهذا اللفظ و اسناده واه مظلم (یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ منکر ہے اور اس کی سند سخت ضعیف اور تاریک ہے)۔

[**سبب**] روایت ہذا کی سند میں: "عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كَيْسَانَ الْمَقْبُرِيُّ الْمَدِينِيُّ" ہے جو کہ متروک، منکر الحدیث راوی ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

۞ امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: 241ھ): "منكر الحديث، متروك الحديث". (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی: 5/71، ت: 336 واسنادہ صحیح)

۞ امام ابوحفص عمرو بن علی البصری الفلاس رحمہ اللہ (المتوفی: 249ھ): "منكر الحديث، متروك الحديث". (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی: 5/71، ت: 336 واسنادہ صحیح)

۞ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی: 256ھ): "تَرَكُوهُ" "محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے"۔ (الضعفاء الكبير للعقيلي بتحقيق عبد المعطي أمين: 2/261، ت: 810 واسنادہ صحیح)

۞ امام ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: 385ھ): "وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبٌ". (العلل الواردة في الأحاديث النبوية بتحقيق محفوظ الرحمن السلفي: 10/366، رقم السوال: 2055)

۞ امام محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: 748ھ):

(1) "واہ" "سخت ضعیف ہے"۔ (الكاشف بتحقيق محمد عوامة وغيره: 1/558، ت: 2752)

(2) "تركوه" "محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے"۔ (ديوان الضعفاء بتحقيق حماد الأنصاري، ص: 217، ت: 2183)

(3) "مُتَّفَقٌ عَلَى ضَعْفِهِ" "اس کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے"۔ (تاريخ الإسلام بتحقيق الدكتور بشار عوّاد: 3/905، ت: 247)

۞ امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: 852ھ): "متروك". (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص: 306، ت: 3356)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمزی بتحقيق بشار عواد: 15/31، ت: 3305 وغيره.

نیز اس سند میں چار (4) راوی ایسے ہیں جن کے حالات مجھے نہیں ملے، ان کے نام درج ذیل ہیں:

(1) حفص ابوالمخارق (2) محمد بن مسروق

(3) اسحاق بن محمد بن مسروق (4) ابوالقاسم بدیر بن جناح القاضی المحاربی۔

۞ روایت ہذا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے لیکن وہ بھی ناقابل التفات ہے۔

تفصیل پیش خدمت ہے:

۞ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفی: 360ھ) فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ، ثَنَا أَبِي، نَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ،

عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ مُتَتَابِعَةً، فَكَأَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ.

(قال الطبرانی:) لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو إِلَّا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، تَفَرَّدَ بِهِ: شَاذَانُ، وَقَالَ: عَنْ يَزِيدَ، عَنْ ثَوْبَانَ وَإِنَّمَا هُوَ: يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ".

[**ترجمہ**] سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد پہ در پہ چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورے سال روزے رکھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو حسن بن عمرو سے صرف سعد بن الصلت نے روایت کیا ہے، اس کو شاذان بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ انہوں نے کہا: عن یزید عن ثوبان۔ اور بلاشبہ وہ یزید بن خصیفہ عن محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان ہے۔

[**تخریج**] المعجم الأوسط بتحقيق طارق وعبد المحسن: 315/7، ح: 7607.

[**حکم حدیث**] هذا حديث منكر بهذا اللفظ و اسناده ضعيف (یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ منکر ہے اور اس کی سند ضعیف ہے)۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ: "منكر بهذا اللفظ" "اس لفظ کے ساتھ منکر ہے"۔ (الضعيفة: 307/11، ح: 5189)

[**وجہ ضعف**] روایت ہذا کی سند میں: "محمد بن إسحاق بن إبراهيم بن محمد النهشلي الفارسي ابن شاذان" ہیں جو کہ مجہول ہیں کیونکہ ان سے - میرے علم کی حد تک - صرف امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور کسی نے ان کی توثیق نہیں کی ہے، مجھے ان کا ترجمہ نہیں مل سکا اور نہ ہی جرح وتعدیل کا کوئی کلمہ مل سکا۔

نیز دیکھیں: (إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني، ص: 510، ت: 822)

[**فائدہ**] اصل روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے چھ (6) طریق سے مروی ہے جن میں سے دو طریق کا تذکرہ گذشتہ سطور میں کیا جا چکا ہے اور بقیہ جو چار (4) طریق ہیں ان میں نہ "مُتَتَابِعَة" کا ذکر ہے نہ "لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ" کا اور نہ ہی اس طرح کے کسی الفاظ یا جملے کا جو مسلسل روزہ رکھنے پر دلالت کرتا ہو۔

پہلی سند کے لئے دیکھیں: مجلس من أمالي أبي نعيم الأصبهاني بتحقيق ساعد بن عمر غازي، ص: 36، ح: 4.

دوسری سند کے لئے دیکھیں: مستخرج أبي عوانة بتحقيق أيمن بن عارف الدمشقي: 169/2، ح: 2702 و مسند البزار بتحقيق عادل بن سعد: 84/15، ح: 8334 و 57/16، ح: 9097 و 9098.

تیسری سند کے لئے دیکھیں: الكامل في ضعفاء الرجال بتحقيق عادل أحمد ورفقاءه: 370/1، ت: 62.

چوتھی سند کے لئے دیکھیں: التلخيص الحبير بتحقيق الدكتور محمد الثاني: 1479/3، ح: 3157. (لم اقف على متنه)

❁ اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیہ نمبر: 1**] ایک عالم دین - حفظہ اللہ - فرماتے ہیں:

"اسحاق شاذان اور سعد بن الصلت مجہول راوی ہیں"۔ (ضعیف الاقوال، ص: 51)

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ: "إسحاق بن إبراهيم بن محمد بن عبد الله بن عمر بن زيد النهشلي المعروف بشاذان الفارسي" یہ صدوق راوی ہیں جیسا کہ امام ابو محمد عبد الرحمن بن ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: 327ھ) نے اپنی کتاب الجرح والتعدیل (بتحقیق المعلمی

:211/2، ت:721) میں فرمایا ہے۔اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ) نے بھی انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں نقل کیا ہے۔دیکھیں: (120/8، ت:12526)

اور سعد بن الصلت رحمہ اللہ بھی حافظ اور صدوق راوی ہیں۔

دیکھیں، راقم کا مضمون: "سعد بن الصلت البجلی رحمہ اللہ جرح وتعدیل کے میزان پر" لہذا ان دونوں حضرات کو مجہول کہنا صحیح نہیں ہے۔

[**تنبیہ نمبر:2**] علامہ البانی رحمہ اللہ نے زیر بحث روایت کو الضعیفۃ (307/11، ح:5189) میں المعجم الاوسط للطبرانی ہی سے نقل کیا ہے لیکن سند میں سعید بن الصلت لکھا ہوا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔اور اسی وجہ سے علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: "فإني لم أعرفه" "میں اس کو (جرح وتعدیل کے اعتبار سے) نہیں جانتا ہوں"۔

جبکہ صحیح: "سعد بن الصلت" ہے۔اور المعجم الاوسط کے محقق نے بھی حاشیہ میں وضاحت کی ہے۔

نیز علامہ البانی رحمہ اللہ حوالہ مذکور میں اسحاق بن ابراہیم شاذان الفارسی کو بھی جرح وتعدیل کے اعتبار سے نہیں جان سکے جبکہ ان کو امام عبد الرحمن بن ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ نے صدوق کہا ہے۔ کما مضی.

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

1440ھ-رمضان المبارک-23

29-MAY -2019

البلاغ اسلامک سینٹر

AL-BALAGH ISLAMIC CENTRE

We Are Not Responsible Except For Clear Notification

AIC Mumbra

Like Us On Fb.com/AlBalaghAIC | Join Us On +91 98337 17414 | Follow Us On aicmumbra